السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے ہر سال ماہ رجب کے روزے رکھنے کی نذرمانی، پھر وہ عمر رسیدہ ہوگئی اورروزے رکھنے سے عاجز آگئی تواب وہ کیا کرے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اولاً: میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ نذر سے دور رہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذرماننے سے منع کیا اور فرمایا:

(إنه لا يأتي بخير، وإنما يستخرج به من البخيل)[1]

"نذر کوئی بھلائی نہیں لاتی،اس کے ذریعہ صرف بخیل آدمی سے مال نکالا جاتا ہے۔"

اور بلاشبہ اللہ عزوجل نے قرآن میں اس کی ممانعت کی طرف اشارہ کیا ہے،چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَـٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ "(النحل: 38"

"وہ لوگ بڑی سخت سخت قسمیں کھا کھا کرکہتے ہیں کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ زندہ نہیں کرے گا۔کیوں نہیں ضرور زندہ کرے گا یہ تو اس کا برحق لازمی وعدہ ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں"

جب صورت حال یہ ہے تونذرمت مان،پس اگر تونذرمان لے تواگر وہ اطاعت کرنے کی نذرہو تو تجھ پر اس کو پورا کرنا واجب ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَن نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ"[2]

"جس نے اللہ کی اطاعت کرنے کی نذرمانی تو وہ اس کی اطاعت کرے۔"

خواہ یہ نذر حصول نعمت کے ساتھ اور تکلیف کے دور ہونے سے مشروط ہو یا مطلق نذر ہو۔

انتباہ:۔

اطاعت کی نذر کبھی تو حصول نعمت یا دفع ضرر کے ساتھ مشروط ہوتی ہے اور کبھی بغیر شرط کے مطلق ہوتی ہے۔

یہ تین حالات ہیں جب کوئی کہنے والا کہے: اللہ کے لیے مجھ پر نذر کہ میں کل روزہ رکھوں گا، یہ اطاعت کی نذر ہے یا نہیں؟ ہم کہتے ہیں: اطاعت والی نذر ہے۔مطلق ہے یا مقید؟ ہم کہتے ہیں مطلق ہے یعنی اس کا کوئی سبب نہیں ہے۔لیکن جب اس نے کہا: اگر میں امتحان میں کامیاب ہوگیا تو اللہ کے لیے مجھ پر نذر ہے کہ میں تین دن روزے رکھوں گا یہ مصلحت وفائدے کے حصول کے ساتھ مقید ہے۔اور جب نذرماننے والے نے کہا:

اگر اللہ میرے بیمار کو شفا دے گا تو اللہ کے لیے میرے ذمہ نذر ہے کہ میں مہینہ بھر روزے رکھوں گا۔یہ اطاعت والی نذر ہے جو دفع ضرر کے ساتھ،جو کہ مرض ہے، مقید ہے۔

اس بناء پر اطاعت والی نذر کو پورا کرنا واجب ہے لیکن ماہ رجب کے روزوں کی نذرماننا، ہم اس نذرماننے والی سے سوال کرتے ہیں کہ اس نے ماہ رجب کے روزوں کو کیوں خاص کیا ہے؟ عبادت کے لیے؟ ہم اس کو کہیں گے یہ مکروہ نذر ہے اور اس کو پورا کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ رجب کو روزوں کے ساتھ خاص کرنا مکروہ ہے،یعنی آدمی کے لیے مکروہ ہے کہ وہ سارے سال میں سے رجب کو خاص کرے۔

ایک سوال:۔

اگر کوئی کہنے والا کہے: اللہ کے لیے مجھ پر یہ نذر واجب ہے کہ میں یہ لباس پہنوں گا، کیا اس پر واجب ہے کہ وہ اپنی نذر پوری کرے یا واجب نہیں ہے؟

جواب::: اس پر اس نذر کو پورا کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ مباح نذر کا حکم قسم والا حکم ہے،پس اب اگر وہ چاہے تو لباس پہن لے، چاہے تو نہ پہنے اور اس پر قسم کا کفارہ دینا واجب ہوگا جو دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو لباس

(پہنانا یا ایک گردن کا آزاد کرنا ہے، اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو لگاتار تین دن کے روزے رکھے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] صحیح البخاری رقم الحدیث(6234) صحیح مسلم رقم الحدیث(1639)۔

[2] صحیح البخاری رقم الحدیث(6318)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 291

محدث فتویٰ